

### عارضی موت کا ایک واقعہ □



16 فروری 1996 صبح کے وقت ٹتھ پیٹھ کرتے ہوئے مجھے ہارٹ ایک ہوا، اس وقت گھر میں موجود میری بیگم نے فوراً برادر جہون کو فون کیا انہیں گھرتک پہنچنے میں کم از کم 20 منٹ لگ گئے تھے وہ فوراً مجھے ہسپتال لے گئے۔ مسٹر فیضی ایل البرٹ نے بتایا کہ شدید کرب کے عالم میں بھی وہ اس پاس میں ہونے والی حرکات کو یاد رکھنے کے قابل تھے، انہوں نے بتایا کہ مجھے اب بھی یاد ہے کہ کس طرح سے میں کار کے ذریعے ہسپتال پہنچا اور مجھے ہسپتال کے کارڈور کی چھت پر لگی ٹیوب لائینس بھی یاد ہیں لیکن جو نہی

مجھے ایک کمرے میں لے جانے لگے اسکے بعد-----

در حقیقت آج کا موضوع ہی اس کے بعد ہونے والا واقعہ ہے جو مسٹر فینی ایل البرٹ کے ساتھ پیش آیا، اس طرح کے واقعات بہت کم مگر رونما ہوتے رہتے ہیں، لیکن ایک طویل عرصہ تک ان پر کوئی تحقیق نہیں ہوئی۔ اس ضمن میں یقیناً ہمیں ڈاکٹر موڈی کا مشکور ہونا پڑے گا جنہوں نے سب سے پہلے اس طرح کے واقعات کو جمع کیا اور ان پر تحقیق کی یقیناً یہ کاوش ان تمام ملحدین کے لئے بہترین ثبوت ہے جو حیات بعد الموت کے قائل نہیں جن کا ماننا ہے کہ انسان بس ایک گوشت کا وجود ہے جب تک کام کر رہا ہے تو کر رہا ہے جب مر گیا تو ختم۔ در حقیقت وہ خدا، جنت، جہنم جیسے گہرے تصورات کو سمجھنے کے یا تو قابل ہی نہیں یا تو پھر سنجیدگی سے ہی نہیں لیتے۔

آپ میرا اشارہ سمجھ گئے ہونگے کہ مسٹر فینی ایل البرٹ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا ہو گا۔؟؟  
انکے دل کی دھڑکن رک چکی تھی، سانس بند ہو چکی تھی، ڈاکٹر سنیل اور انکی ٹیم دل کی دھڑکنوں کو رواں کرنے کے لئے کوشاں تھے، انہوں نے بجلی کے شاک لگانا شروع کر دیئے۔

میں ابر آلود آسمان میں اڑتا ہی چلا جا رہا تھا وہاں بہت سکون ملا۔ مسٹر فینی ایل البرٹ نے بتایا کہ ہسپتال میں ڈاکٹرز انکی حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے شاک لگا رہے تھے، اور میں ان پر سکون بادلوں میں محو سفر تھا۔ تو کیا اس وقت آپکو اس بات کا احساس تھا کہ آپکا جسم ہسپتال میں ہے اور آپ ہوا میں؟ میرے پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ: **نہیں نہیں اس وقت مجھے اپنے جسم کے ہسپتال میں ہونے کا کوئی احساس نہیں تھا، میں تو بس وہی محسوس کر رہا تھا جو میں دیکھ رہا تھا۔ اچھا تو پھر کیا ہوا؟** میں نے وہاں کچھ لوگوں کو دیکھا جو مجھے دیکھ کر مسکرا رہے تھے، وہاں میں نے اپنے والد صاحب کو دیکھا انہوں نے میرے قریب آتے ہی مجھے ایک زور کا تھام دیا۔ اور میں بڑبڑاتے ہوئے اٹھ گیا اور میرے منہ سے خون کا پھوارا مڑے

سامنے کھڑی نرس کے کپڑوں پر پڑا۔ یہاں تک مجھے اب بھی سب کچھ واضح طور پر یاد ہے۔ اور پھر مجھے آئی سی یو میں رکھا گیا۔

مسٹر فیینی ایل البرٹ کا واقعہ میرے نزدیک حادثاتی عارضی موت کے ضمنے میں آتا ہے، جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ اس طرح کے واقعات بہت کم مگر رونما ہوتے رہتے ہیں، اگر ضرورت ہے تو صرف ان پر تحقیق کی، تاکہ ہم حادثاتی عارضی موت کے معمہ کو اچھی طرح سے جان سکیں۔ اگر آپ کے ساتھ بھی اس طرح کا کوئی حادثہ ہوا ہے تو آپ ہمیں لکھ کر بھیج سکتے ہیں تاکہ اس موضوع پر بہتر سے بہتر تحقیق ہو سکے۔ انشاء اللہ بہت جلد اسی موضوع کو سائنس اور مذہب کی روشنی میں تحقیق کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔

[Submit your Story](#)

---

Article Link <http://www.mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2110>

Join us on facebook <https://www.facebook.com/mirfatehalishah>

[www.mirfatehalishah.com](http://www.mirfatehalishah.com)